قواعد التصنیف

تصنیف وتالیف میں معاون، چند مفید نکات

تصنیف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

قواعدالتصنیف

(تصنیف و تالیف میں معاون، چند مفید نکات)

از قلم

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)

دارالابدال

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام	قواعد التصنیف
موضوع	فن تصنیف
مصنف	ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی
	(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)
ضخامت	17 صفحات
سن	1443ھ/2022ء
پیشکش	(P.D.F) دارالابدال
	اسلامی جمہوریہ پاکستان

دارالابدال

فہرست مشمولات

آغاز سخن

(یہ مضمون اس موضوع پر کوئی مستقل یا منصوبہ بندی سے نہیں لکھا گیا بلکہ حیدر آباد، سندھ کے کسی قریبی شہر سے تعلق رکھنے والے ایک درس نظامی کے طالب علم کے تصنیف و تالیف میں معاون سوال پر جوابی مکتوب ہے جسے فقط اس نیت سے شائع کیا جارہا ہے کہ دیگر افراد بھی حسب ضرورت اس سے استفادہ کر سکیں۔)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ ہی عبادت کے لائق ہے اور اسی کے لیے حمد ہے درود لا محدود، نبی رحمت، شفیع امت، صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو ہمارے آقا و مولا ہیں، امام الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہیں۔

اے میرے پیارے بھائی! اللہ تعالی تمعارا حافظ و ناصر ہو، گو ہم ایک دوسرے کو جانتے نہیں اور نہ ہی ہماری کبھی ملاقات ہوئی ہے لیکن پھر بھی تم نے میری طرف رجوع کیا اور اچھی تحریر لکھنے کے متعلق مجھ سے معلومات لینی چاہی۔

جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کچھ دنوں کے لیے میرے پاس تشریف لے آئیں تا کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالی نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس کو حتی المقدور تمعیں سیکھا دوں مگر سفر زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ نے معذرت کر لی اور نہیں آسکے۔ اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ کچھ مفید باتیں تمعیں لکھ دوں تا کہ تمعارے کام آسکیں۔

میں تمعیں جو کچھ بتانے لگا ہوں اگر تم کچھ بھی لکھنے سے پہلے ان کو مد نظر رکھو گئے تو انشاء اللہ بہت فائدہ اٹھاؤ گئے۔ مگر اس سے پہلے تمعیں معلوم ہونا چاہیے کہ تصنیف و تالیف کے کام کو علماء نے اس امت کی خصوصیات میں شمار کیا ہے۔

تصنیف و تالیف کی اہمیت:

ماضی میں بھی تصنیف و تالیف کی حاجت تھی اب بھی ہے اور مستقبل میں بھی رہے گی اس کام کی اہمیت کے لیے فقیہ ملت علامہ جلال الدین امجدی کا وہ قول کافی ہے جو آپ نے سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی کی تعریف میں کہا ہے کہ:

"اعلی حضرت کے زمانے میں بھی پیروں کی کمی نہیں تھی مگر سنیت کا بول بالا ان کے قلم چلانے ہی سے ہوا"(1)

کسی قوم کو زندہ رکھنے کے لیے اس میں تصنیف و تالیف کے عمل کا پایا جانا بہت ضروری ہے جن لوگوں نے اس کام کی اہمیت کا سمجھا، اس میں محنت کی وہ آج بہت آگئے جا چکے ہیں تاریخ برصغیر پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان نے جب برصغیر میں اٹھنے والے فتنوں کے خلاف قلمی جہاد کیا اور طواغیت اربعہ کے خلاف فتوی تکفیر مرتب کیا تو اسے اپنی تحقیق تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ عرب و عجم کے جید مفتیان کرام کی بارگاہ میں پیش کیا سب نے اُن کی تائید و تصدیق کی جس کے بعد وہابیہ، دیابنہ اور ندویوں کو عرب و عجم میں کوئی منہ نہیں لگاتا تھا اور یہ ہر جگہ منہ چھپاتے پھرتے تھے مگر اس کے باوجود بھی ان کی تحریکیں اور ان کے ادارے پھلے، پھولے ہیں لوگ اِن سے متاثر ہوئے ہیں اِن کے افکار بڑی تیزی سے آگئے بڑھے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

اس کا سبب یہ ہے کہ جب ہم ان کے رد میں مصروف تھے اُس وقت انہوں نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی کام کیا جس کو دیکھ کر لوگ ان سے متاثر ہونا شروع ہو گئے اور یہ آگے بڑھتے گئے۔ عالم عرب کے اندر جہاں کبھی دیابنہ وندیوں کو کوئی

دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا آج وہاں ان کے سب سے زیادہ تعلقات ہیں اور سب سے زیادہ انہی کی کتابیں عرب سے چھپ رہی ہیں یہ تصنیف و تالیف ہی ہے جس نے انہیں یہاں تک پہنچایا ہے۔

تصنیف مشکل کام ہے:

تمعیں معلوم ہونا چاہیے کہ تصنیف آسان کام نہیں ہے یہ بہت مشکل مرحلہ ہے تقریر یا تدریس اس سے قدرے آسان ہے کہ ایک تقریر مختلف مقامات پر بار بار کی جاسکتی ہے جبکہ تدریس میں بھی مخصوص کتاب کے مخصوص اسباق ہوتے ہیں جنہیں استاد بار بار پڑھاتا رہتا ہے جبکہ تصنیف میں ایسا نہیں ہے جو ایک دفعہ لکھ دیا وہ دوبارہ نہیں لکھا جاتا دوسری جگہ نیا لکھنا ہوتا ہے، شائید اسی وجہ سے حضور حافظ ملت علامہ عبد العزیز محدث مبارکپوری فرماتے تھے:

"تقریر سب سے آسان ہے تدریس اُس سے مشکل اور سب سے مشکل تصنیف و تالیف ہے"۔ (2)

اب میں تمعارے لیے کچھ نکات لکھ دیتاہوں اگر ان پر عمل کروگئے تو ان شاء اللہ تمعیں بہت فائدہ ہو گا۔

قلم ہمیشہ چلتا رہے:

اے پیارے اسلامی بھائی! سب سے پہلے جان لے کہ اگر اللہ پاک نے تیرے دل میں لکھنے کی تڑپ پیدا کر دی ہے تو یہ اس کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس کا شکر یہ ہے کہ تو اخلاص کے ساتھ اس کام میں آگے بڑھے اور حتی المقدور خدمت اسلام میں اپنی توانائیاں صرف کرے، مسلمانوں کی اصلاح اور فتنوں کی روک وتھام کے لیے تیرا قلم ہمیشہ چلتا رہے۔

جس عمل سے اخلاص نکل جاتا ہے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے محنت رایئگاں جاتی ہے اور اللہ کی ناراضگی و غضب باقی رہ جاتا ہے۔

مسلسل محنت کا ہونا:

"اچھا لکھنے کے لیے مسلسل محنت، مستقل مزاجی اور صبر لازمی عنصر ہے"

جو شخص مسلسل محنت نہیں کرتا، مستقل مزاج نہیں ہے اور صبر کا دامن نہیں تھامتا وہ بھلا اچھا کیسے لکھ سکتا ہے؟ لہذا تجھ پر لازم ہے کہ علم کی طلب اور تحقیق و جستجو میں ہمیشہ کوشاں رہو اور اس وقت تک محنت کرتے رہو جب تک گوہر مقصود حاصل نہیں ہو جاتا، اسلاف کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ان کی محنتیں اور جہد مسلسل حیران کرنے والی ہیں ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری کے فرزند ارجمند ڈاکٹر مختار الدین کو سید مقصود عالم پھانوی کی کتاب "معارضۃ النشر" کی تلاش تھی مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کو اپنے ایک مکتوب میں اِس کتاب کی تلاش کے لیے عرض کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "ساٹھ، ستر سال سے اس کتاب کی تلاش میں ہوں" (مگر ابھی تک نہیں ملی اور نہ ہی میں نے اِس کی جستجو چھوڑی ہے)۔[3]

کیا اِس کی ضرورت ہے؟

جب تم کسی موضوع پر لکھنے کا ارادہ کرو تو پہلے یہ دیکھ لو کہ ملت اسلامیہ یا مسلک کو اس کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ اگر ضرورت ہو تو پھر لازمی لکھو اور پوری دل جمعی سے لکھو ورنہ صرف مصنف یا محرر بننے کی خواہش میں کچھ نہ لکھنا کیونکہ ایسا لکھے ہوئے کو بہت جلد عوام طاق نسیان میں ڈال دیتی ہے یا پھر ہاتھ ہی نہیں لگاتی۔

اچھا اور وسیع مطالعہ:

کچھ بھی لکھنے سے پہلے موضوع پر اچھا اور وسیع مطالعہ ہونا بہت ضروری ہے جو اُس کے جملہ مباحث کا احاطہ کیے ہوئے ہو، اگر ہم اپنے موضوع پر اچھا اور وسیع مطالعہ نہیں کرتے تو پھر ہم اچھا لکھ بھی نہیں سکیں گئے، مسلسل محنت کے باوجود اپنے موضوع کی کئی اہم چیزیں چھوڑ دیں گئے جو کہ بعد میں پیشمانی اور شرمندگی کا باعث بن سکتی ہیں۔

اس لیے تم جس موضوع پر قلم اٹھاؤ لکھنے سے قبل کوشش کر کے تمام مواد کا باریک بینی سے مطالعہ کر لو۔

خاکہ سازی:

جدید دنیا میں کچھ بھی لکھنے سے قبل اس کا خاکہ ترتیب دینا اچھا اور معیاری لکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اس لیے کچھ لکھنے سے قبل اپنے موضوع کا ایک مناسب خاکہ ترتیب دے لینا اور اپنے کام کو مناسب ابواب، فصول اور پیرابندی میں تقسیم کر لینا اس سے کافی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور تحریر بھی عمدہ و دلچسپ بنتی ہے۔

حوالہ جات کا التزام:

اپنی تحریر میں حوالہ جات کا التزام لازمی کرنا اور اس کے لیے جہاں تک ہو سکے اصل مصادر و مراجع سے ہی استفادہ کرنا اور اس وقت تک کچھ مت لکھنا جب تک تم خود متعلقہ عبارت یا مضمون کو پڑھ نہ لو، ثانوی مصادر پر بھروسہ کرنے والا بعد میں اکثر شرمندگی اٹھاتا ہے۔

یہ بھی سرقہ ہے:

میں ایک چیز کافی عرصہ سے نوٹ کر رہا ہے کہ بعض محررین دوسروں کی فکر چراتے ہیں وہ جب کسی تحریر میں کوئی عمدہ بات دیکھتے ہیں تو اس کا حوالہ دینے کی بجائے اس بات کو اچھے طریقے سے پڑھ کر پھر اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ان کی اپنی فکر اور کاوش ہے اے پیارے اسلامی بھائی! تم ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا علمی اور فکری سرقہ ہے جو بات جہاں سے لو، جس کتاب سے استفادہ کرو، اُس کا حوالہ ضرور دینا چاہے وہ کتاب کسی بد مذہب کی ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر تم کسی بد مذہب کی کتاب کا حوالہ نہیں دینا چاہتے تو پھر وہ بات وہاں لے کر ہی نہ آؤ، اپنی بات اور اپنے مؤقف کو دیگر دلائل سے بیان کر دو۔

طعن و تشنیع سے بچنا:

اگر تمعیں کسی کا رد کرنا مقصود ہو تو اپنے مخالف پر طعن و تشنیع سے ہمیشہ دور رہنا، اپنے مؤقف کو علمی دلائل سے ثابت کرنا اور مناسب الفاظ میں اپنی بات کو بیان کرنا اور کبھی کسی کی کردار کشی کی طرف مت جانا۔

میری اس نصیحت سے یہ مت سمجھ لینا کہ کوئی دینی مسائل میں علمی و نظری خطاء کرے، یا کسی بدعت کو ایجاد کرے، کوئی فتنہ برپا کرنے کا مرتکب ہو تو اس پر خاموشی اختیار کی جائے یا نرم بات کی جائے۔ نہیں اس کا بھرپور رد کیا جائے، اس کی خطاء کو دلائل و براہین سے واضح کیا جائے۔ بس ذاتیات پر حملہ کرنے اور بازاری زبان استعمال کرنے سے گریز کرنا۔

اختصار اور طوالت:

ایک اچھے لکھاری کے اندر یہ مہارت ہونی چاہیے کہ ایک، دو یا تین صفحات میں بیان ہونے والی بات کو ایک یا دو لائنوں میں بیان کر سکے، اسی طرح ایک گنجلک یا چند الفاظ پر مشتمل عبارت کو اس انداز میں کھول کر آسان پیرائے میں بیان کر سکے کہ قاری اسے آسانی کے ساتھ پڑھ کر سمجھ جائے اور وہ کسی طرح کی الجھن میں مبتلا نہ ہو۔

عبارت کو آسان بنانا:

ہر موضوع اور فن کے تقاضے جدا جدا ہوتے ہیں جنہیں مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔اس لیے جس موضوع پر لکھنے کا ارادہ کرو اس کے ماہرین کے اسلوب کو دیکھ کر ان میں سے بہتر چیزوں کا انتخاب کر لو اور اپنی تحریر کو ہمیشہ آسان اور عام فہم پیرائے میں بیان کرنے کی کوشش کرنا تاکہ قاری کے لیے پڑھنے اور سمجھنے میں کسی طرح کی دشواری نہ ہو، پچھلی عبارت کا پہلی عبارت کے ساتھ ربط برقرار رکھنا، اور ایک ہی پیرے یا جملے میں ایک ہی طرح کے الفاظ بار بار لے کر آنے سے بچنا، اگر ایک بات مختلف الفاظ کے ساتھ بیان ہو سکتی ہو تو ایسا ہی کرنا۔

کانٹ چھانٹ کرتے رہو:

جب تم کوئی مضمون، مقالہ یا کتاب لکھ لو تو پھر اسے نشر کرنے میں جلدی نہ کرو، بلکہ بار بار اُس کا مطالعہ کرو اور اُس میں مسلسل کانٹ چھانٹ کا عمل جاری رکھو یہاں تک کہ تمعارا لکھا ہوا الفاظ کے چناؤ اور مناسب جملوں میں معیاری، پُر کشش اور دلچسپ ہو جائے۔

عمدہ پیرے اور اچھے الفاظ:

اچھی تحریر کے لیے خوبصورت اور مناسب الفاظ کا چناؤ اور عمدہ پیرے کا انتخاب بھی بڑا معاون ثابت ہوتا ہے اس کے لیے اچھے ادیبوں کی کتب کا مطالعہ کرتے رہنا اور الفاظ کا ذخیرہ اپنے پاس محفوظ کرلینا۔

اچھے لکھاری کب بنو گے؟

ہو سکتا ہے تمھارے ذہن میں اکثر یہ سوال گردش کرتا ہو کہ تم یک اچھے لکھاری کب بنو گے؟ تو اس سلسلہ میں جان لو کہ تم اُس وقت تک ایک اچھے لکھاری نہیں بن سکتے جب تک تصنیف و تالیف کے جملہ لوازمات کو پورا کرنے کے ساتھ ایک بات کو دس طرق سے بیان کرنے کا ملکہ اپنے اندر نہ پیدا کرلو۔ جس دن تمھاری صلاحیتیں اس مقام تک پہنچ جائیں کہ کسی بھی بات کو بڑی آسانی کے ساتھ دس طریقوں سے بیان کر سکو گے اس دن سمجھ لینا کہ اب تم ایک اچھے لکھاری بن گئے ہو۔

دعا کرتے رہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو مومن کا ہتھیار قرار دیا ہے[(4)] اس لیے اچھا لکھنے کے لیے بارگاہ خداوندی میں دعا کا التزام کثرت سے کرو۔

ایک اہم نصیحت:

آخر میں ایک اہم بات، اِس کا خاص دھیان رکھنا، اگر تم کسی دوسرے کے ساتھ مل کر کسی موضوع پر لکھو، یا کوئی فرد خود کسی موضوع پر کام کر رہا ہے وہ تمھارے جاننے والا یا دوست یا پھر استاد ہی کیوں نہ ہو اور اس کا کام تمھارے علم میں ہو تو تم علیحدہ سے اُس موضوع

پر اُس وقت تک ہر گز قلم نہ اٹھانا جب تک پہلا کام سامنے نہ آجائے، چاہے تمعارے پاس اُس سے بہتر مواد ہی کیوں نہ ہو اور تم اس سے اچھا لکھنے کی صلاحیت ہی کیوں نہ رکھتے ہو۔ کیونکہ جب تمعارا کام سامنے آئے گا تو تمعارے جاننے والا، تمعارا دوست حتی کہ تمعارا استاد بھی تم پر سرقے کا الزام لگادے گا اور اِس کے لیے اُسے تمعارے کام سے لمبی لمبی عبارتیں دیکھانے کی ضرورت نہیں ہوگی وہ تو صرف ایک لفظ کو، کسی عبارت کے ایک جیسے ترجمے کو، یا ایک جیسے ماخذ حتی کہ اُس ایک قومے کو بنیاد بنالے گا جو اس کے اور تمعارے کام میں ایک جیسا ہوگا اور پھر تم زندگی بھر خود سے اِس داغ کو اتار نہیں سکو گئے۔

قلمی کام کی اشاعت کیسے ہو؟

جب تم کچھ لکھ لو گئے تو پھر تمعیں اُس کی اشاعت کی فکر ہوگی کیونکہ ہر لکھنے والے کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کام ہر صورت سامنے آئے۔

لکھنا مشکل ہے تو اسے شائع کروانا کسی معرکے کو سر کرنے سے کم نہیں ایسا عام مصنفین اور محققین کا خیال ہے اور وہ اِس میں سو فیصد سچے بھی ہیں آج بھی بڑے بڑے علماء و محققین کی علمی تحقیقات غیر مطبوعہ ہیں ان کی اشاعت کا کوئی انتظام نہیں ہو رہا مگر اس کے ساتھ جدید سہولیات نے ایک عام فرد کی تحقیقات کو شائع کرنا بڑا آسان کر دیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اشاعت صرف وہ ہی ہوتی ہے جو پریس سے نکل کر ایک خوبصورت کتابی شکل میں مارکیٹ کے اندر آجائے جبکہ یہ خیال درست نہیں ہے۔

ہم جو بھی لکھتے ہیں یا کسی موضوع پر تحقیق کرتے ہیں وہ یا تو خاص اپنے لیے ہوگا یا دوسروں کے لیے جو اپنے لیے ہے اسے نشر کرنے کی ضرورت نہیں اور جسے افادہ عام کے لیے

لکھا گیا ہے اُس کا مقصد عوام کی اصلاح، تبلیغ دین، دفاع اسلام اور فتنوں کی روک و تھام ہو گی تو ضرورت کے حساب سے درج ذیل پلیٹ فارم کا انتخاب کر کے اپنی تحقیقات و تحریرات کو عوام تک پہچایا جا سکتا ہے۔

1: سوشل میڈیا

عصر حاضر میں سوشل میڈیا بڑا مضبوط پلیٹ فارم ہے جہاں پر آپ اپنا پیغام، مضمون یا کوئی تحقیق دوسروں کے سامنے چند منٹوں میں پہنچا سکتے ہیں اور کچھ مضامین یا تحقیقات ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی علیحدہ سے کتابی صورت میں اشاعت کی خواہش رکھنا اور بر وقت عام نہ کرنا بیوقوفی ہوتی ہے کیونکہ حالات اور وقت اس بات کے متقاضی ہوتے ہیں کہ انہیں فوراً عام کیا جائے تو اس کے لیے سوشل میڈیا سے اچھا پلیٹ فارم اور کون سا ہو سکتا ہے؟

2: پی ڈی ایف فائل

اپنے مضمون، تحقیق یا کسی کتاب کو شائع کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کی پی ڈی ایف فائل بنا کر مختلف سائیٹ پر اپلوڈ کر دی جائے تاکہ ذوق کے مطابق لوگ اس سے بآسانی استفادہ کر سکیں۔

3: مجلات ورسائل

تمعاری تحقیقات میں سے جو اہم ہو اسے مختلف مجلات و رسائل میں شائع کرواؤ، کسی مجلے میں شائع شدہ کوئی مضمون، رسالہ یا کتاب بھی مطبوعہ ہی ہوتی ہے۔ لوگ مجلات کی اہمیت سے واقف نہیں ہیں لیکن اللہ نے چاہا تو تم بہت جلد ان کی اہمیت وافادیت سے آگاہ ہو جاؤ گئے۔

تصنیف، تالیف اور ترتیب میں فرق:

آخر میں تم تصنیف، تالیف اور ترتیب کے فرق کو بھی سمجھ لو اگرچہ یہ کوئی علمی فائدہ نہیں ہے ایک اضافی چیز ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے کو اس کے متعلق علم ہونا چاہیے۔

مارکیٹ میں موجود اکثر کتب فقط تالیف کی تعریف پر پورا اترتی ہیں جبکہ انہیں تصنیف قرار دے کر رائٹر کو مصنف لکھ دیا جاتا ہے۔ علماء نے تصنیف، تالیف اور ترتیب کے درمیان فرق بیان کیا ہے اس فرق کو مد نظر رکھنا اور ایک اصطلاحی غلطی سے بچنا ضروری ہے۔

تصنیف:

سے مراد وہ کتاب ہوتی ہے جس میں موجود مواد نہ تو دیگر کتب سے اخذ کردہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے قبل کتب کی پیروی میں لکھا جاتا ہے بلکہ صاحب کتاب اپنے علم اور حاصل مطالعہ کو اس انداز میں صفحہ قرطاس پر منتقل کرتا ہے کہ اس میں نقل و تکرار نہیں ہوتا اور اس کتاب میں موجود استدلالات، اشارات، توضیحات اور انداز کلام وغیرہ دیگر کتب میں نہیں ملتا یا پھر اُس انداز اور فوائد پر مشتمل نہیں ہوتا جو اس کتاب میں موجود ہوتے ہیں، اور صاحب کتاب کو مصنف کہتے ہیں۔

تصنیفات میں امام غزالی کی کتب جیسے منہاج العابدین، ایھاالولد، احیاء العلوم وغیرہ امام سیوطی کی اکثر کتب، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتب جیسے المسوی، الفوزالکبیر، الخیر الکثیر، الانتباہ، القول الجمیل وغیرہ اور الشاہ امام احمد رضا خان کی کتب شامل ہیں۔

تالیف:

اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں رائٹر دیگر کتب سے اخذ کردہ مواد کو حسن انداز اور ضرورت کے مطابق نقل کرتا ہے اور نقل کرنے والے کو "مؤلف" کہتے ہیں۔ جیسے امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی کتاب، فیضان سنت، ہے۔

واقعہ کربلا، میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ایصال ثواب، شفاعت، رفع یدین اور عصر حاضر میں دیگر موضوعات پر لکھی جانے والی اکثر کتب کا شمار تالیفات میں ہی ہوتا ہے۔

ترتیب:

سے مراد کسی کتاب کے مختلف اجزاء، ابواب اور فصول کو مناسب انداز میں ترتیب دینا یا پھر مختلف رسائل کو ایک جگہ جمع کرنا ہے اور اس جمع کرنے والے کو "مرتب" کہیں گے۔

تشریح، توضیح اور تعلیقات کے بغیر اربعینات اسی قسم میں شامل ہیں۔[5]

پیارے اسلامی بھائی! تمعاری رغبت اور ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے میں نے ضروری سمجھا کہ تمعارے لیے کچھ مفید باتیں لکھ دوں پس یہ انتہائی اہم اور چند مفید نکات ہیں جو میں نے اللہ کی رحمت اور توفیق سے اپنے تجربات کی روشنی میں تمعارے لیے لکھ دے ہیں ان کی حفاظت کرنا اور بھرپور فائدہ اٹھانا، نیز اردو زبان میں جدید اصول تحقیق پر جو کتب لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ بھی کرتے رہنا وہاں سے بھی تمعیں بڑی بڑی مفید باتیں ملیں گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو، ہمارے گناہوں سے درگزر فرما کر ہماری، ہمارے والدین، اور ہمارے اساتذہ کی بے حساب بخشش فرمائے اور روز محشر ہمیں اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ امین، 12/02/2022

حوالہ جات

1. راوی، شہزادہ فقیہ ملت مفتی ازہار احمد امجدی
2. ماہنامہ اشرفیہ، حافظ ملت نمبر، ص531
3. تذکرۃ الخواص، قلمی
4. المستدرک، 1/1855
5. مقالات و مضامین، ص23